السنۃ والحدیث

عزیز زبیدی

ہر مبارک دن کا جشن نہیں منایا جاتا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمًا عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ؟ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ (بخاری - مسلم)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپؐ نے عاشورے کے دن یہود کو روزے سے پایا، چنانچہ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ، یہ دن کیا، جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ان کی قوم کو (فرعون) سے نجات بخشی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا، اس پر حضرت موسیٰؑ نے شکرانے کا روزہ رکھا، پس ہم بھی اسی دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے ہم زیادہ حق دار اور تمھاری بہ نسبت حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے زیادہ قریب ہیں، پھر آپؐ نے اس دن خود بھی روزہ رکھا اور اسی دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔"

واقعی اس لحاظ سے عاشورے کا دن بڑی اہمیت رکھتا ہے، جس کو دو عظیم پیغمبروں نے اور ان کی دونوں امتوں نے خصوصی اہمیت دی لیکن اس دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "یوم نجات کا جشن" نہیں منایا۔ ہاں اس دن شکر و امتنان کے جذبہ کی تسکین کے لیے اتنا ضرور کیا کہ لوگ اس دن روزہ رکھ کر اپنے کو خدا کے حوالے کریں اور پوری مسلمانی کا ثبوت دے کر اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔

اس کے علاوہ یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ قوم یہود نے اس دن روزہ رکھا بھی تو صرف اس لیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا کیا تھا، لیکن ایک ہم ہیں کہ اپنے پیغمبر سے ہم پوچھتے ہیں نہ ان کے اسوۂ حسنہ کو دیکھتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہود اس دن کی ایک دن کی حیثیت سے بڑی

تعظیم کرتے ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک رہا تو پھر نویں کا روزہ رکھوں گا لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ (رواہ مسلم) دراصل روزہ کی تجویز بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم "جشن کے امکانات" پر پانی پھیرنے کے لیے اختیار فرمایا کرتے تھے، مگر یہ لوگ "عید میلاد" مناتے ہیں اور حضورؐ نے اپنے یومِ میلاد کے لیے روزہ تجویز فرمایا ہے تاکہ یہ دن جشن اور "عید" بن کر نہ رہ جائے کیونکہ اسلام میں عیدیں صرف دو ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ (رواہ احمد والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان وصححاہ)

"حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسرے دنوں کی بہ نسبت ہفتہ اور اتوار کے دن زیادہ روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دونوں دن مشرکوں کے روزِ عید ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔"

معلوم ہوتا ہے کہ انہی "امکاناتِ جشن" کے انسداد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے "یومِ میلاد" کے لیے بھی "روزہ" تجویز فرمایا ہے، اس لیے!

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ (مسلم)

"حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پیر کے دن کے روزے کی بابت پوچھا تو آپؐ نے فرمایا وہ دن میرا میلاد ہے اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔"

ویسے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک تعاملِ حیات یہی ہے کہ جس دن کو "یوم عید" قرار دیتے تھے، اس دن روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے چنانچہ صحیحین کی روایت میں آیا ہے:

قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ (مسلم و بخاری)

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ دونوں عیدوں کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے کی ممانعت فرمائی تھی۔"

میلادی دوست عجیب گھپلے کا شکار ہیں، عید میلاد کے ثبوت کے لیے حضرت قتادہؓ والی روایت پیش کرتے ہیں کہ دیکھیے! حضورؐ نے اپنے یومِ میلاد کی تقریب خود بتادی ہے۔ مگر حال ان کا یہ ہے

کہ عید میلاد پیر کے دن نہیں مناتے بلکہ ربیع الاول کی بارہ کو مناتے ہیں اور وہ کوئی دن ہو، جیسا کہ اب کے دن کے حساب سے "منگل" کے دن عید میلاد ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی خوشی میں صرف روزہ رکھنے کو کہا ہے "جشن منانے کو نہیں کہا" بلکہ اس دن کو جشن یا عید میلاد منانے کے امکانات کو روزہ کی تلقین کر کے بالکل روک دیا ہے، کیونکہ حضورؐ نے مشرکوں کے یوم عید کا توڑ روزہ بیان فرمایا ہے جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں اوپر گزرا ہے۔ اگر حضورؐ کا یوم ولادت عید میلاد ہے تو عید میلاد کے لیے حضرت قتادہ والی حدیث سے استدلال غلط ہے، کیونکہ اس دن روزہ بتایا گیا ہے۔ اگر اس دن روزہ تسلیم کرتے ہو تو جب روزہ رکھ لیا تو وہ روز "روزِ عید" نہیں رہتا، کیونکہ آپؐ نے مشرکوں کے روزِ عید کو "روزہ" رکھ کر بیکار کیا تھا اور اسلام میں جن دو عیدوں کی نشاندہی آپؐ نے فرمائی تھی، ان دونوں عیدوں کے موقع پر آپؐ نے روزہ رکھنے کی ممانعت بھی کر دی تھی، کیونکہ روزہ "یوم عید" کے منافی ہے۔ اس لیے بریلوی دوستوں کو اس کا کوئی حل سوچنا چاہیے کہ آپؐ کا یوم پیدائش پیر کا دن ہے، لیکن آپ تقریب کے لیے کوئی اور دن بھی قبول کر لیتے ہیں۔ پھر حضورؐ نے یوم ولادت کے لیے "روزہ" تشخیص فرمایا ہے، آپ اسے "عید میلاد" قرار دے کر روزہ کو ناجائز بناتے ہیں، اگر روزہ جائز ہے تو پھر "عید میلاد" غلط ہے۔ کیونکہ عید کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اگر آپؐ کا یوم ولادت "عید میلاد" ہوتا تو اس دن کے لیے روزہ کی سفارش نہ کرتے۔ اس کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عجمی عیدوں کے مقابلے میں فرمایا تھا کہ اللہ نے ان کے بدلے میں تمہیں دو عیدیں عنایت کی ہیں، عید قربان اور عید الفطر۔

قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ (رواہ ابو داؤد و النسائی و صححہ الحافظ)

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں، تیسری کوئی نہیں، پھر یہ عید میلاد کہاں سے آگئی؟ اگر یہ بھی اسلامی عید ہے تو بتایا جائے کہ خود حضورؐ اپنی تیسری عید میلاد سے بے خبر ہے یا تشریع کا جو اختیار خدا کے ہاتھ میں ہے وہ اب بریلوی بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے عطا کر دیا ہے، اس لیے ایک تیسری عید میلاد کے اضافے کا بھی ان کو حق حاصل ہے؟

احباب توجہ فرمائیں: محدث کا شمارہ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ مستقل قارئین کی خدمت میں بذریعہ وی پی۔ پی ارسال کیا گیا تھا۔ جن حضرات کی وی۔ پی واپس آ گئیں انھیں دفتر کی طرف سے یاد دہانی کے دوبارہ خطوط لکھے گئے لیکن بہت سے احباب کے جواب ابھی تک وصول نہیں ہوئے ہیں۔ براہ کرم توجہ فرمائیں (مینجر)